جلد ۵ | بمبئی:- دوشنبہ ۸ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۱۷ھ مطابق ۹ اپریل سنہ ۱۹۰۰ عیسوی | نمبر ۵

مقدمۃ الجیش

غازی عثمان پاشا مرحوم

اے غازی پاشا دربدر ہونے لگا تیری ہی بدولت عثمانی اور عثمانیان اب بہت صدمے اٹھا کر تری جاتے ہیں مگر افسوس اب بھی جو تجھ پہ جان دادہ و فریفتہ ہیں وہ تیری الفت سے باز نہیں آتے باوجود اسکے کہ تو اپنی بیوفائی اور کج ادائی کے ہزاروں ثبوت دے کے چلا جاتا ہے مگر تیرے جان نثار تیرے جبر کے سے جوڑے دھبے کو پتھر کی لکیر ہی سمجھتے ہیں۔ او ظالم ناخدا ترس دنیا اب بھی اپنی بیوفائیوں سے ہاتھ اٹھا۔ دیکھ تو تیرے ناز و کرشمے نے دھوکا دیکر کیسے نگینا ہیں کا خون اپنی گردن پر لیا ہے۔ تری ہی چتون نے جن جنگ آرے نکیلے چھبیلے جوان کیسے ناظرین میں ... عبرت افزا اور حادثہ ہوشربا کی نسبت لکھ رہا ہوں وہ ایسا جانگداز صانحہ ہے کہ جسکو تمام دنیا کے مسلمان جسقدر رنج و الم کرین زیبا ہے سچ ہے کہ آج بشر کون سی حلت کی گھڑی ہے؟ کہ مسلمین جیسے تیر اجل سر پہ کھڑی ہے۔ افسوس غازی عثمان پاشا تو اپنے ہمراہ کی زندگی کے ساتھ مسلمانوں کی کیا کیا امیدیں وابستہ تھیں لئے زمین پر کون مسلمان ہوگا جو آپکی وفات حسرت آیات کی جانکاہ خبر سنکر مغموم نہوا ہوگا۔ یہ وہ پاشا تھے جنکے اخلاق حمیدہ تمام جہان میں کالشمس نصف النہار آشکارا تھے آپکے کارنامے شجاعت اور ہمت کے قالب میں روح پھونک گئے ہیں جو قیامت تک کسی حاسد اور بزدل کے مٹانے سے نہیں مٹ سکتے۔ آپکی بہادری اور دلیری صرف مسلمانوں ہی کے دلکو مسخر کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے بلکہ تمام دول یورپ آپکے تہور اور دور اندیشی کے دلدادہ تھے۔ تمام جہان کے سپاہی آپ کی شمشیر بے پناہ کا لوہا مانے ہوئے تھی۔ ہاں اگر اس واقعہ جانسوز سے کسیقدر دل میں کسیکے دل مسرور خوش ہوئے ہوں گے تو وہی لوگ جو میدان جنگ میں آپ کی کارگذاریوں سے بے دست و پا ہو ہو کر بھاگ بھاگ گئے ہیں۔ خیر ہمیں ان کے حسد و بغض سے کیا واسطہ۔

اصل یہ ہے کہ آپکی رحلت نے عام مسلمانوں کے دلوں کو بہت سخت صدمہ پہنچایا مگر افسوس کہ ایسے موقعپر سوائے صبر کے انسان کچھ نہیں کر سکتا۔

خداوند عالم مرحوم پاشا کو اپنی رحمت کی آغوش میں لیکر جنت الفردوس میں پہنچائے۔ آمین ثم آمین۔

اعلان:- پاشا مرحوم کی وفات حسرت آیات کی تاریخیں دفتر میں موصول ہوئی ہیں جو عنقریب شایع ہونگی۔

کہانتک قید کرینگے

فوج برابر ہمارے بہادر سپاہیون کو قید کیے جاتی ہین۔ اور ہم برابر یہی کہے جاتے ہین کہ کہان تک قید کرینگے۔ اگر انصافاً دیکھا جائے تو فی الواقع ہمارا کہنا صحیح ہے کیونکہ ہماری گورنمنٹ عالیہ کے پاس سپاہ کی کچھ کمی نہین ہان البتہ خوف ہے تو بات کا ہے کہ کہین وہ ہمارے گرفتار شدہ سپاہیون کو ٹھکانے نہ لگا دین۔ لیکن یہ بھی خیال ہے کہ اگر اونہون نے ہمارے بہادر سپاہیون کو ایسی بدسلوکی کی۔ تو جنرل کرونجی کو مع سب کر [illegible] جو ہمارے ہاتھ مین بہت اچھی کل آگئی ہے لیکن آخر ہوگیا جو برابر کپتنون کی کمپنیان گرفتار کرکے لیجاتے ہین۔ اگرچہ ہماری گورنمنٹ کے اسکی کچھ پروا نہین ہمارا تو خوف کے مارے دماغ چلا جاتا ہے۔ ابھی بار تو اونہون نے بڑا ہی غضب کیا۔ کہ ایک کی گنتی نہ دو کی گنتی۔ اکٹھی ہی پانچ کمپنیان گرفتار کرکے لیگئے۔ ۵ ہزار لنس ۵ راہچال کو تار دیتے ہین کہ [illegible] سٹیشن کی جانب مشرق بمقام آرتش نکلز کی تین کمپنیان اور ناٹنگھم شائر انفنٹری رجمنٹ کی دو کمپنیان دشمن کے ہاتھ گرفتار ہوئین انکو بوئرون کی بڑی فوج نے گھیر لیا تھا اور ۳ راہچال کی دوپہر سے پیشتر ۴ تاریخ کی صبح کے ۹ بجے تک ہماری فوج انکے حملون کا جواب دیتی رہی مگر آخرش ہتھیار ڈالنا قبول کرنے پر مجبور ہوگئی۔ بیشک مجبوری تھی نقصان عجیب ہے۔ پھر اسمین ہماری فوج کا کیا قصور ہے خوشخلاص خبر کے پہنچتے ہی جنرل گیٹیکر دشمنون کے تعاقب روانہ کیے گئے مگر انہون نے کہین دشمن کا پتہ بھی نہ پایا بھلا دشمن کی کیا مجال تھی جو ہمارے جنرل گیٹیکر بہادر کے سامنے ٹھہرتے۔ اون سے آنیکی خبر سنکر ذرا معہ کیمپ کے چلدئے۔ خیر پھر سہی۔

جیسے کو تیسا

لیجیے حضرت جواب ترکی بترکی اسکو کہتے ہین انہون نے بھی ڈچ پر فوراً ہی اڑنگا مارا۔ مگر ذرا اتمیس پڑا۔ انکی کھیپ ڈچ کی کھیپ سے ہلکی رہی۔ خیر جی رہی تو۔ خالی ہاتھ تو نہ آئی۔ نام تو ہو گیا کہ ہم بھی سپاہیون کو گھیر گھار کے گرفتار کر لائی۔ آج تھوڑی سی تو کل بہت۔ یہ تو ہونا ہی ہے ہمارا ہمارے لارڈ میتھون بہادر کیسے دیکھ سکتے ہین کہ ڈچ تو ان کے سپاہیون کو گرفتار کرکے لیجائین اور یہ دیکھتے کے دیکھتے رہجائین۔ چنانچہ ۹ اپریل لارڈ میتھون خود ہی مقام [illegible] سے تار دیتے ہین کہ ۵ راہچال کو فوج جنرل ولیوس میریول کو ڈچون کی ایک فوج کیا تھا جسنے گھیر لیا۔ اور اس صفائی سے گھیرا کہ کوئی بھاگ نہ سکا۔ ارے واہ رے تیری صفائی۔ اور ولیوس اور ۷ فوج مقتول اور ۱۰ مجروح ہوئے۔ اور ۵۴ فوج سپاہی قید کیے گئے۔

شاباش بہادری اسی کو کہتے ہین۔ اگر ایسے ہی افسر جواب ترکی بترکی دینے والی دو چار اور ہون تو پھر ملک ٹرانسوال ہمارے ہاتھ سے نکل کر جاتا کہان ہے۔ یہ سب تیج ہی فتح ہے ہمارے لارڈ میتھون ماشاءاللہ بہت تجربہ کار اور بہادر ہوشیار شخص ہین ہمین امید ہے کہ یہ دشمنون کو ایسا نیچا دکھاوینگے کہ چھٹی تک کا کھایا پیا یاد آجائیگا۔ [illegible] دشمنون کی نظر بد سے خدا اون کو بچائے۔ [illegible] ہین او ڈچ وحشیو۔ اب ذرا خبردار اور ہوشیار ہو جاؤ اور سنبھل بیٹھو اب ہمارے بہادرون کو جوش آگیا ہے۔ اور پھر دھکا مین لگا لگا دیا ہے اب تمہاری خیر نہین ہے۔

ٹیکس ٹیکس ٹیکس !!!

ہمارے ناظرین نے بہت سی چیزون کی سیر کی ہوگی مگر کسی وقت کسی ملک مین مردود ٹیکس ٹیکس سنا ہوگا یون تو جب سے ہوش سنبھالا جب سے ہر سنا ٹیکس ہی کی صدا آئی۔ بیٹھنے کا ٹیکس اوٹھنے کا ٹیکس چلنے کا ٹیکس کھڑے ہونیکا ٹیکس۔ بات کرنیکا ٹیکس کپڑا پہننے کا ٹیکس [illegible] کا ٹیکس کہانیکا ٹیکس جوتی کا ٹیکس ٹوپی کا ٹیکس روپیہ کا ٹیکس پیسہ کا ٹیکس تخت کا ٹیکس سمجھنیکا ٹیکس کمانیکا ٹیکس مرنے کا ٹیکس بیماریکا ٹیکس تندرستی کا ٹیکس پاخانہ کا ٹیکس پیشاب کا ٹیکس حلال خوریکا ٹیکس حرامخوار کا ٹیکس۔ امیر پر ٹیکس غریب پر ٹیکس ادھر ٹیکس ادھر ٹیکس جدہر دیکھیے ٹیکس ہی ٹیکس ہے۔ تاہم بعض ٹیکس اگلی سلطنتون سے بچ ہی گئے جنمین سے بعض کے پیچھے کرنیکی طرف ہمارے حضور مسٹر ناردہ میونسپل کمشنر بہادر دام اقبالہ نے توجہ فرمائی ہے اور چن چن کر ٹیکس کا موقع کچھ ایسا نکالا ہے کہ بس نام سنا ہین کا۔ یہ صرف حضور کی ذہانت اور جودت طبع کا باعث ہے کہ ایسی ایسی باریکیان خیال شریف مین آتی ہین۔ ورنہ اور بھی تو سیکڑون لوگ ہین کیا دوسری سلطنتون کے لوگ یہ نہین چاہتے کہ ہمارا خزانہ روپیہ اشرفیون سے کھچاکھچ بھرا ہے مگر ان کیا خبر طبیعت مین کچھ جودت بھی ہو۔ دوسرے اور سلطنتین تو یہ بڑا خیال ہے کہ وہ رعیت کے آرام اور بہبود کا خیال رکھتے ہین بس یہی وجہ ترقی ہے جسنے یہ حالت کر خرابی مین ڈال رکھا ہے دیکھو کہ رعیت کے آرام سے انہین کیا کام مگر جیسے رعیت کی بہبود کا خیال رکھتے ہین اسکے بدلے خزانہ کی طرف زور لگایا ہوتا تو کاہیکو ستم قسم کے نقصانات اٹھانا پڑتے اسکی مثال [illegible]

مکان بناکر تیار کردیا

اب اون میں کرایہ دار کی تکلیف اور راحت سے گیا۔ واسطے اسیطرح اُن لوگون کو خیال رکھنا چاہئے کہ رعیت کی بہتری پر ناحق مٹے ہوئے ہین۔ خیر ہماری اور حضور کمشنر صاحب بہادر کی بلا سے۔ آپکا نام نیکی سے ہمارا کیا جائیگا۔ ہمارے حضور نے تو عملی طور اس بات کا ثبوت دیدیا مگر سبحان اللہ اس خوبی کیساتھ کہ قیامت تک یادگار رہجائیگا۔ خداوند عالم کسیکو طباعی اور ذہانت عطا فرمائے تو ایسا اتنی تو ہو۔ حضور میونسپل کمشنر صاحب بہادر سرکاری خزانے کی بہبود کا خیال تو ایک عرصے سے تھا مگر اب پورا ہوگیا کہ آپنے ٹیکس سے **مُردون کو بھی نہ چھوڑا**۔ بات تمہارے مرنے والون کی۔ بہت خوش ہوہو کر طاعون کے بہانہ دنیا کے جھگڑون سے نجات پانیکی غرض سے اودھا دھند مرے جاتے تھے۔ نہ کسی سے پوچھا نہ گچھا آنکھ بند کی اور سیر کو چلنے لگے اسی غرض سے تمہاری سرکوبی کے لئے حضور میونسپل کمشنر صاحب بہادر نے یہ تجویز نکالی ہے۔ اب مرو اچھی طرح سے۔ اصل یہ ہے کہ جب مرنے والون کا انتظام کرتے کرتے ہار گئے۔ تو بنظر رفاہ عام یہ تجویز نکالی گئی کہ قبرستان پر ٹیکس لگایا جائے۔ اور واقعی یہ مقام بالکل ٹیکس سے خالی ہی تھا۔ یہ بھی کوئی بات ہو کہ تکیہ دار فقیر تو مردہ کے گھر سے بہر روز تک حلوے پوری اڑاتے اور سرکاری خزانہ خالی ہی پڑا ہے۔ آخر کار بہت سوچ سمجھکر حضور میونسپل کمشنر مسٹر ہارووڈ صاحب بہادر نے اپنے ذاتی اختیارات سے یہان کے اسلامی قبرستان واقع کوئینس روڈ کے ٹرسٹیون کو ۱۵۰۰۰ روپیہ ٹیکس ادا کرنے کا نوٹس دیا مگر لطف یہ کہ لوگ اسپر سہم ہی گئے۔

اتنا بھی خیال نہ کیا

کراتنی بڑی بدنامی کا دھبہ مسٹر موصوف اپنے ہاتھ سے کسطرح گورنمنٹ کے صاف اور خوشنما دامن پر لگائینگے۔ اینجانب علیہ الرحمۃ والغفران کے ذہن مبارک مین تو صرف یہ بات آتی ہے کہ یہ نوٹس حضور نے صرف اس غرض سے دیا ہو کہ قبرستان والے غل مچائین اور مرنے والے خواب خرگوش سے چونک کر مرنیکا نام بھی نہ لین اگر واقعی یہی بات ہو تو مسٹر موصوف کو مناسب تھا کہ مرنیوالون کو ایک نئے لٹس اسمنٹ بتا دیا ہوتا کہ جسکا مرنیکا ارادہ ہو وہ پہلا اسقدر ٹیکس میونسپل آفس مین ادا کرے۔ پھر شوق سے اپنا بستر اٹھائے۔ ایسے آپ ٹیکس کے خوف سے کوئی نہ مرتا۔ اور اگر اس نوٹس سے واقعی ٹیکس ہی لگانے کا ارادہ ہو تو ابھی اور بھی کئی باقی ہین۔ وہ بھی کیون خالی رہین۔ ایک نوٹس شادی کرنے والون کو دیا جائے کہ جو شخص بیاہ کرے وہ پہلے اسقدر ٹیکس ادا کرے۔ پھر بی بی کے پاس جائے۔ دلہن والون کو یہ نوٹس دیا جائے کہ جو پہلے اسقدر ٹیکس ادا کرے وہ اپنی لڑکی رخصت کرنے پائے۔ اسیطرح نماز پڑھنے والون پر روزہ رکھنے والون پر غرض یہ کہ کوئی کام دنیا اور دین کا انسان بغیر ٹیکس کے نہ کرنے پائے۔ واہ رے ٹیکس اور واہ رے محصول اور پھر لطف یہ کہ بیچارے مسلمانون ہی کے سر آفت ہے۔ اور قومین اس ٹیکس سے بری ہین۔ مگر نہ معلوم یہ ٹیکس کا حکم میونسپل کمشنر صاحب بہادر نے کیونکر دیا۔ اب ہم امید کرتے ہین کہ کمشنر صاحب بہادر پھر اسپر غور کرکے اپنا حکم صادر فرمائینگے کہ جس سے مسلمانون کی پوری طور سے دلجوئی ہوجائیگی۔ اور کسیکو کچھ شکایت کسی قسم کی باقی نہ رہیگی۔

مہنگی فتح

اب تو روز بروز فوجون کا زور بڑھتا جاتا ہے۔ باوجودیکہ ہماری گورنمنٹ برابر فتح پر فتح حاصل کرتی جاتی ہے مگر وہ کمبخت چلتے وقت بھی اسقدر نقصان کرتے جاتے ہین کہ معاذ اللہ۔ براڈ فورٹ سے تین میل کے فاصلہ پر ہماری فوج نے دشمن سے مقابلہ کیا۔ اور بڑی محنت سے اوسکو پسپا کردیا اور ہماری فتح ہوئی۔ مگر یہ فتح ہمین بہت مہنگی پڑی۔ کیونکہ اس چھوٹی سی جنگ مین ہمارے نو بجکے ۵ اہلکار ضائع ہوئے ونیز بدقسمتی سے ہی گھنٹہ مین براڈ فورٹ اور بلوم فونٹین کی طرف جانب دشمن کی جمعیت نے بانگو مرضع پر سختی سے حملہ کیا کہ وہان کی برٹش فوج کو پیچھے کی جانب ہٹنا پڑا۔ اور لارڈ رابرٹس کی سے پیچھے ہٹنے کا انتظام کیا گیا۔ لیکن اسکی اطلاع دشمن کو پہنچتے ہی انہون نے بڑی چالاکی سے ایک نالہ مین چند سپاہی چھپا دئے جسوقت برٹش فوج اوسطرف پہنچی تو انہون نے بڑی سرعت سے اسپر گولہ باری شروع کی۔ آخر کار سات توپین اور ۲۰۰ سپاہی قید کرنے اور ۵۰ سپاہی مقتول و مجروح کرنے مین دشمن کامیاب ہوگئے۔

ہائے ہائے۔ یہ کمبخت بڑا ہی سخت نقصان کر گئے۔ خدا ان کو غارت کرے۔ اسیواسطے تو ہم کہتے ہین کہ یہ فتح برٹش فوج کو بہت مہنگی پڑی۔

اجی حضرت۔ چاہے یہ فتح مہنگی پڑی ہو۔ پاس سے دامون آئی ہو مگر صاحب نام تو فتح کا ہے۔ ہم تو یہی کہین گے کہ برٹش فوجکی فتح ہوئی۔

ڈچونکی چالاکی

یہ کمبخت قوم بھی کچھ عجیب سیرت کے مالک واقع ہوئے ہین کہ انکی خصلتین دنیا سے نرالی ہین۔ ویسا ہی۔ چالاکی مین تو زمانہ بہر عیار ہے۔ شاید عیار بھی اسی سرزمین کی پیدایش کے ہون گے۔ ان کی عیاریون ہی کی وجہ سے ہماری گورنمنٹ کو ٹرانسوال کے فتح کرنے مین اسقدر دیر ہوئی۔ ورنہ اتبک تو ڈچون کو مارتے مارتے ٹرانسوال سے بھی چار ہاتھ پرے پہونچی ہوتی۔ ہماری سمجھ مین یہ بات نہین بیٹھتی کہ ڈچون سے لڑتے ہماری فوج پر کیونکر کارگر ہو جاتے ہین لیکن اسکی بظاہر یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ہماری فوج اپنی بہادری کے زعم مین آگے بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ اور ڈچون کی کچھ پروا نہین کرتی۔ مگر جب اونکا کوئی اڑنگا چل جاتا ہے تو آنکھین کھلی کی کھلی ہی رہجاتی ہین جس سے تمام رعایائے ہند کو بڑا صدمہ ہوتا ہے جو ٹرانسوال کی فتح کی خبر سننے اور خوشیان منانے کو تیار بیٹھی ہے مگر ڈچونکا جو اڑنگا چل جاتا ہے یہ بعض افسرون کی غلطی ہوتی ہے۔ چنانچہ انڈین ڈیلی نیوز کا نامہ نگار ۳ر اپریل کو لندن سے حسب ذیل تار دیتا ہے کہ برٹش فوج پر حملہ کرنیوالی فری سٹیٹ کے فوج تھے جو کرنل اولیویر کی ماتحتی مین تھے۔ اس فوجکو ڈچونکی خاص فوج سے کثیر التعداد امداد ملی تھی۔ کرنل اولیویر نے اس صفائی اور چالاکی سے مکر کا جال بچھایا تھا کہ برٹش فوج آنکھ بند کرکے اوسمین اوترگئی۔ مگر اوسطرف جانیکے پیشتر وہان کی کچھ تحقیقات نہ کی گئی تھی۔ جبکہ دستہ فوجکا پہنچا تہا اوسکے آگے کسی سپاہی کو روانہ کیا گیا کہ وہ دستہ کی دیکھ بھال کرآتے۔ ورنہ ہمارے افسر جو کچھ سپاہی پیشتر سے روانہ کر دیتے تو خبر ہو جاتی یہ مصیبت نہ پہنچتی۔ مگر افسوس کہ ہمارے افسرون ازخود ...

ذرا بھی تامل نہین کیا

اس دستہ فوجکے نصف سپاہیون کے دام مین پہنچنے تک باقی سپاہیون کو کچھ بھی معلوم نہوا کہ ہم جاتے کہان ہین۔ اور ہمارے اگلے بہادر موت کے منہ مین پہنچ چکے اونکے بچانیکی جلد کوشش کرین وہ اور بے پروائی کے ساتھ آگے بڑھتے چلے گئے چنانچہ سپاہیون کو سخت نقصان پہونچا۔ اور چھٹی ڈریگون رجمنٹ کے دستہ کے ۹۰ سپاہیون مین سے صرف ۱۰ سپاہی زندہ بچنے پائے باقی سب کے سب مقتول ہوئے۔ لیڈی برانڈ اور تمام دیہاتپر جنپر ہمارے جنرل فرنچ بہادر نے قبضہ کیا تہا۔ اون مقامونپر دوبارہ قبضہ کرنیکے لئے ڈچون کو کرنل اولیویر نے اعلی درجہ کا فوجی ہنر بتلایا اور قبضہ کرلیا۔ اگرچہ اس مقامپر ڈچون کو ایک چہوٹی سی فتح تو ہم نہین کہسکتے مگر کامیابی ہوگئی۔ لیکن اسکے ہمکو بھی ایک قسم کا عبرتی سبق حاصل ہوگیا۔ اگرچہ یہی سبق اور بھی دو ایک دفعہ حاصل ہوچکا ہے مگر اب اسپر پوری طرح سے عملدرآمد کیا جائیگا۔ اور خیال رکھا جائیگا کہ اب فوج کسی قسم کا دہوکا نہ دینے پائے مثل مشہور ہے کہ کاٹ کی ہنڈیا ایک ہی دفعہ چڑہتی ہے۔ اب ہم جانین جو کبھی دہوکا کرکے کچھ دین اب تو اولٹی آستین گلے مین پڑینگی۔ پہلے تو جنرل جوبرٹ بہت مشہور ہوئے تھے بیچارے چند روز ہوئے ہماری بیگت کر چل بسے۔ یہ جنرل کرونجی کچھ نام انہون نے بھی پایا تہا۔ انہون نے دو چار جگہ ذرا صفائی کے ہاتھ دکھلائے تھے وہ بھی دہر لئے گئے اب کرنل اولیویر نے ہاتھ پیر نکالی ہین سو یہ بھی عنقریب جنرل کرونجی کی ملاقات کو بھیجے جائینگے کیونکہ اب برٹش فوجکو ڈچ کسی سے کم نہین گے۔

شہزادونکی خیر

لیجئے حضرت یہ نیا غضب سنو۔ ابہی تھوڑے دن ہی ڈچونکی شامت نے کہان تک دہنگا دیا ہے جو انکے دماغ مین یہ خبط سمایا کہ شہزادون تک ہاتھ صاف کرنیکا خیال دلمین آیا۔ چنانچہ لندن کا ۴ر اپریل کا تار مظہر ہے کہ ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز ڈنمارک جاتے وقت برسلز مین ریلوے سٹیشن کے قریب گولی چلائی گئی۔ حملہ آور فورا گرفتار کرلیا گیا۔ خدا کی شان کہ دو گولیان چلائیں دونون خالی گئین۔ اور ہمارے شہزادے صاحبکا بال بھی بیکا نہوا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مجرم بلجیم کا ایک ٹن میکر ہے اسکا سپیڈو ہے عمر ۱۶ سال ہے فرقہ انارکسٹ سے تبلایا جاتا ہے۔ گولی چلانیکی وجہ دریافت کیگئی تو کہا کہ ٹرانسوال مین جو ہمارے ہزارون آدمی برٹش سپاہ نے مار ڈالے ہین اونکا عوض لینا چاہتا تہا۔ بہلا کمبخت سے کوئی ذرا یہ تو پوچھے کہ شہزادہ صاحب نے تیرا کیا بگاڑا تہا جو اونسے بدلا لینا چاہا وہان برٹش فوج اونکو مار رہی ہو تو وہ اپنی کرنی مین کیا کسر رکہتے ہین۔ غرض معاذ اللہ۔ مگر اللہ سے بغض اور جوش کو یہان تک بھی حملہ کیا۔ سپیڈو نے میرٹ نامی ایک موچی کو بھی گرفتار کرایا۔ یہ دونون اقرار کرتے ہین کہ ہمنے پرنس آف ویلز پر کسی پولیٹیکل جماعت کی ترغیب سے گولی نہین چلائی بلکہ صرف ذاتی بیوقوفی کا نتیجہ تہا۔ اس سے ہمکو کچھ بحث نہین کہ ذاتی بیوقوفی کا نتیجہ ہو یا کسی پولیٹیکل جماعت کی ترغیب ہو مگر حملہ تو ضرور ہوا۔ شہزادون کی جان کی خدا خیر کرے ہم تو یہی کہینگے کہ یہ بڑی بدنصیب جنگ ہے جسکے سبب ڈچ شہزادونکی جان کے دشمن ہوگئے۔

پھر افسروں پر ہاتھ صاف کیا

ہمنے پچھلے کسی آرٹیکل میں لکھا تھا کہ بوئیر بھی سرحدی وحشیوں کی طرح افسروں کو تاک تاک کر مارتے ہیں مگر اس سے ہماری گورنمنٹ کو کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا وہ خود ولایت ہی میں کانٹے چبھتے ہیں۔ جب ہماری فوج نے دیکھا کہ یہ ظالم نہیں مانتے اور افسروں ہی کے پیچھے پڑ گئے ہیں تو ہماری فوج نے بھی اچھی طرح اونکی خبر لینا شروع کر دی ہے اور اسکے بعد افسروں کی مرنیکی خبریں آنی ذرا کم ہو گئیں۔ یوں اتفاق سے کوئی بھولا بھٹکا مارا گیا تو یہ اور بات ہے اسکو مرا ہی مرا نہیں کہتے۔ اب ہم سنتے ہیں کہ پھر افسروں کی باری آئی ہے اور ان کمبختوں نے پھر ہمارے بہادر افسروں پر ہاتھ صاف کرنا شروع کیا۔ چنانچہ ۳ اپریل کے تار سے واضح ہوتا ہے کہ بلومفونٹین پر برٹش افسروں کا جو نقصان ہوا اوسکی صحیح فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲ افسر مقتول اور ۱۲ افسر مجروح ہوئے۔ اور ۱۳ افسر گم ہیں۔ اکثروں کا خیال تھا کہ برٹش فوج بہت جلد ڈچوں کا سر کچلکر رکھدیگی۔ مگر جسقدر ہماری فوجکی تعداد بڑھتی جاتی ہے اوسیقدر وہ سر چڑھتے جاتے ہیں۔ جب یہ فوجوں کے بھیجنے سے نہ بھی گھبراے ہیں۔ اونہوں نے سوچا ہوگا کہ آخر تو مرنا ہی ہے ورنہ پرانے افسروں کو تو خوب دیکھ بھالے برت چکے۔ اب یہ نئے ولایتی افسر آئے ہیں ذرا انکی بھی بانگی دیکھ لیں۔ چنانچہ کمبخت ۲ کو تو بالکل ہی عدم آباد بھیجکے گئے۔ اور ۱۲ کو صرف رستہ دکھا دیا۔ اور ۱۳ افسر جو گم ہیں خدا جانے وہ خدا کہ کونسی ولایت کو چلے گئے جو آب تک پتہ نہیں۔

غرض کہ ایسی ہی ایسی حرکتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اب فوج زندگی سے ہاری آ گئے ہیں جو ہماری گورنمنٹ کا غصہ بڑھاتے ہیں۔

برٹش فوجکا نقصان

برٹش فوجکی کل تعداد ضایع شدہ پچھلے ہفتہ تک ۱۱۰۶۹ تھی۔ برٹش افسروں کی تعداد ضایع شدہ ایک ہزار سے کم ہے۔ خیر خدا کا شکر ہے کہ ابھی تک برٹش افسر ایکہزار سے کچھ کم ضایع ہوئے ہیں۔ اس خبر سے ہمارے ناظرین سمجھ گئے تو بہت ہونگے کہ افسوس اس جنگ میں برٹش افسر قریب ایکہزار کے مارے گئے۔ ایک ہزار افسروں کا مارا جانا تو بڑا ہی بھاری نقصان کا باعث ہے۔ یہ تو بڑا ہی غضب ہو گیا۔ معلوم وہ کس قسم کے مانس ہیں اور فن جنگ میں کس بلا کے ماہر ہیں کہ جنہوں نے ہمارے ایکہزار افسروں کو سُلا دیا ہے۔ کچھ سہی مگر اسکے ساتھ ناظرین یہ بھی ضرور ہی خیال کر لیں کہ ہمارے تو قریب ایکہزار افسروں کے مارے گئے۔ انکی تعداد تو ہے مگر انکے تو بے تعداد افسر ہماری فوج نے مار ڈالے کہ جنکی تعداد ابھی تک آئی ہی اور نہ آئیگی۔ یہ بات تو ضرور ہی ہے اور اسمیں کوئی شک نہیں کہ ہماری فوج ہر طرح ڈچوں سے زبردست ہے۔ جب زبردست ہے تو یہ بھی ضرور ہوا کہ اگر وہ ہمارے ۱۰ سپاہی مارینگے تو ہماری فوج اونکے بیس کیا بلکہ تیس مارا ہوا۔ اسی لئے شاید انگریزی اخبار اونکی مرنیکی تعداد نہیں دیتے کہ اخبار جسقدر لوگ دیکھتے ہیں وہ سب لکھے پڑھے ہوشیار لوگ ہوتے ہیں جب یہ بات طے ہو چکی کہ ہمارے دس تو اونکے بیس پھر تعداد لکھنے کی کیا ضرورت ہے اگر کسی جنگ میں دیکھو کہ ۵۰۰ برٹش مارے گئے تو ضرور خیال کرلو کہ ڈچ ہزار مارے گئے ہونگے۔ ہم بھی اپنے ناظرین کو انگریزی اخبارات کا ہمخیال ہو کر بتائے دیتے ہیں کہ وہ بھی ایسا ہی سمجھا کریں اور اسمیں کسیطرح کا شک نہ کریں اب عنقریب ہماری گورنمنٹ عالیہ ٹرانسوال فتح کیا چاہتی ہے لا اسمیں کیا شک ہے اُس وقت بالکل ہی معلوم ہو جائیگا کہ ہمارا کہنا سچ تھا کیونکہ جب بجانب کے خیالات دور ہو گئے [illegible] خبر [illegible]

پھر زور باندھا

لوگوں کا خیال تھا کہ گورنمنٹ عالیہ نے ڈچوں کو دو چار شکستیں ایسی زور دار دی ہیں کہ اونکے سارے انجر پنجر ڈھیلے ہو گئے ہونگے مگر ہٹیا انہوں نے تو اب پھر زور باندھا۔ یہ تو ہم خوب جانتے ہیں کہ اونکا یہ اب آخری دم ہے مگر خدا اس آخری دم کا انجام آخر وقت بخیر کرے تب تو خیریت ہے نہیں تو کچھ روز تک یہ پھر ہماری گورنمنٹ کو دق کرینگے۔ پچھلے ہفتہ تک کی نقصان کی فہرست میں تو قریب ایکہزار کے برٹش افسروں کی تعداد تھی مگر اب یہ تازہ ہی شروع ہونے لگی ہے۔ لارڈ رابرٹس بہادر یکم ماہ حال کو تار دیتے ہیں کہ دشمن کی فوج لیڈی برانڈ کی طرف ہٹ گئی۔ مگر ۱۲ برٹش افسر اور سپاہی کرو واٹر ورکس میں مجروح کر گئے۔ کیو باٹری کے کپتان ہمفریز اور لفٹنٹ پیک اور لفٹنٹ مرج اور ۱ توپچی مقتول اور ۱۰۰ سپاہی مجروح ہوئے۔ میجر ٹیلر سرجنٹ میجر کے علاوہ یو بیٹری کے تمام آدمی گم ہیں یا دشمن کے ہاتھ مقید ہوئے۔ یو بیٹری کی ۵ توپیں اور کیو بیٹری کی دو توپیں دشمن کے ہاتھ لگیں۔ جملہ سات توپیں دشمن لیگئے۔ خدا نے سمجھے خیر اور تو کوئی بھی ہمارے ۱۲ افسر زخمی کر گئے اور پھر غنیمت ہے کہ آپ بھی صبر نہ ہو سکا تو ہمیں بھی اپنے دادا کا مال سمجھکر لیگئے بڑا افسوس تو اسبات پر ہوتا ہے کہ ہمیں سے توپیں لیجاتے ہیں اور ہمیں پر روان کرتے ہیں ورنہ یہاں تو توپوں کی کچھ کمی نہیں۔ غیر سمجھ جاتے کہاں ہو فتح کے بعد توپیں وغیرہ سب ہماری ہی ہیں بلکہ تم بھی ہمارے ہو۔ رہا ہماری فوج کا ضایع ہونا۔ وہ تو ہم پہلے ہی سے سمجھے بیٹھے ہیں کہ اگر ہمارے ۱۲ افسر اور ۸۰ سپاہی مجروح ہوئے ہیں تو ہمارے افسر اور سپاہی اونکے ۲۴ افسر اور ۱۶۰ سپاہیوں کو مار کر زخمی کرتے ہوں گے۔

معرکہ آرائی

ولایت میں چندہ جنگ ٹرانسوال

بذریعہ بوسہ بازی

سبحان اللہ کیا تہذیب ۔ بمبئی پنچ بہادر ہم تو قائل اس تہذیب کے کہ جسنے اس شایستگی کے بھی سچ پوچھو تو حب الوطنی اور ملکی جوش و خروش ایکا نام ہو۔ انگلستان کی ادنیٰ سی بات ہوگی وہ بھی غضب شایستگی سے منڈھی ہوئی ہوگی۔ اور ہندوستان کی جو بات ہے تو واہیات وہ سراسر بے تہذیبی اور بد اطواری سے بھرا ہوا۔ لو یہی تہذیب کے شوقین ذرا کان پھیلا کر بیٹھ جاؤ۔ اور ہمارے واقعہ ذیل پر ذرا نظر ڈالو جو اخبار ٹائمز آف انڈیا سے ترجمہ کیا ہے۔

و فروری سال رواں کو شہر باتھ ملک انگلستان میں ناٹک کمپنی لیرک میں میمصاحب باؤن پورٹرز ناظرین جلسہ کو اپنی خوش الحانی اور شیرین آواز سے خوب محظوظ کیا۔ وہ وہ سُریلی راگ راگنیاں گائیں کہ استادان سین کی روح بھی جنت میں آگئی ہوگی جب میمصاحبہ گاچکیں۔ تو پھر اور نیا شگوفہ کھلایا۔ ایک نیا راگ یعنی بلند آواز سے مگر اسی لوچ کیساتھ جسنے کہ عاشق جان نثار کی روح قبض ہوتی ہے حضار جلسہ کو بالفاظ ذیل مخاطب کیا۔

یو مسٹری پلٹن کے ساز و سامان کے خرچ اور ٹھاٹ کے واسطے یہ جلسہ منعقد ہوا ہے۔ بذریعہ ٹکٹ جو کچھ روپیہ وصول ہوا ہے وہ سارا کا سارا اسی فنڈ میں جائیگا۔ اب میرے ہاتھ میں یہ شوارٹی ہے اسکو میں نیلام کرنا چاہتی ہوں۔ اسکے دام بھی اسی چندہ میں جائینگے۔ لو لو ۵ پونڈ۔ ۵ پونڈ ادیو ۲ پونڈ ایک۔ ۱۵ پونڈ۔ ۱۵ پونڈ۔ ۲۰ پونڈ دو۔ لو ادا دتّے۔ بڑھے سو ملک کا پیٹریٹ یعنی خیر خواہ کہلائے ۲۵ پاونڈ دو ۔ ۲۵ پاؤنڈ دو ۔ بڑھو آگے جو کیا کنجوسی ہے۔ بڑھو صاحب۔ ۱۵ پاؤنڈ ایک۔ ۱۵ پاونڈ دو ۔ آہا ۔ آہا ۔ آہا ۔ کیا خوب ۔ مجھکو ایک معقول تدبیر سوجھی ہے۔ بمبئی واللہ کیا پیاری دل لبھانے والی ترکیب ہے۔ قربان جاؤں۔ خیر صاحبان ۔ جو جو اس نمبر راین کے ۲۰ پونڈ بولیگا اوسکو یہ حوالہ بھی کیا جائیگا۔ نیز ایک اور مزیدار رعایت اوسکی ساتھ یہ کیجائیگی کہ ۲۰ پونڈ بولی والے کے رخسار کا میں تو اپنے لب شیرین سے بوسہ لونگی۔ خوش نصیب سمجھو جو ۲۰ پونڈ اپنی سے نکالنے پر مجھکو چومنے لینے دے۔ ہے کسی میں ہمت۔ ہو کسیکا جگر گال کٹوانے کا کیا صلاح ہو۔ بولو صاحبو۔

میمصاحبہ اللہ میاں انکا جوبن دوبالا کرے اور پھلیں پھولیں۔ یہ کہنے ہی نہ پائی تھیں کہ ہمارے ایک دیسی کالے کلوٹے بھائی جنکا نام نامی مسٹر رستمجی بھائی بمن جی پارسی ہے۔ اور جو کہ شہر بمبئی کے ایک مشہور ٹھیکہ دار ہیں (بس کیا پوچھتے ہو) یہ سنکر حضرت ذات شریف کی رال ٹپک پڑی۔ دل ہی دل میں خوش ہوئے کہ آج وہ دن نصیب ہوا کہ انگلستان کی ایک پری مجسم لیڈی سے بوسہ بازی کی نوبت آئیگی۔ کیا پرواہ اگر ایک کمی چیز کتنی طرقیت بڑھانے میں بیس پونڈ خرچ ہو جائیں۔ یہی سمجھکے کر جلو ہندوستانی بازار میں جیب کٹوائی۔ مگر ایک معشوق گل اندام سو وہ بھی کون انگلستانی کا سا ایک نازنین کیا را بوسہ تو لیونگا۔ انڈیا میں تو یہ بات راجہ نوابوں کو نصیب ہے نا درکنا خواب میں بھی دیکھنے میں نہیں آتی ہے کہ ایک ولایتی ماہ لقا سے ہو ملاجاتی کی میزان پٹے۔ یہاں تو صرف ۲۰ پاونڈ ادا کرنے میں جنت کی چڑیلے سے چونچ بازی تو ہوگی۔

بس لیجے حضرات کیا پوچھتے ہو۔ پارسی صاحب نے دیتا وا تا سب کچ کر گئے۔ شیطان نے انگلی دکھادی نوٹ تھا تو میرے ہندوستانی شیر نے اپنی جیب سے چھنا چھن ۲۰ پاونڈ پھینک دئے۔ اور میمصاحبہ نے بڑی بے تکلفی کے ساتھ کل تماشہ میں جلسہ کے سامنے ہونٹ مسٹر رستمجی بھائی بمن جی کا رخسار کاٹ کھایا۔ اور یار لوگوں کا پھر اُسپر قہقہہ اڑا۔ ترو تازہ ترو چلو چھٹی ہوئی۔ قصہ تمام شد۔ انگلستان میں نیک کام کے واسطے روپیہ اکٹھا کرنے کی ایسی ایسی تہذیب سے بھری ہوئی ترکیبیں نکالی جاتی ہیں۔ ہمارے ہو ڈمار مہذب نیچری علیگڈھ یونیورسٹی قایم کرنے کیواسطے مدت سے بھیک مانگنے کا پیالہ شہر شہر لئے پھرتے ہیں مگر ابھی تک رقم مطلوبہ کا دسواں حصہ بھی جمع نہوا۔ تو سبب کیا ہے ڈھنگ یاد نہوا۔ کہ کسطرح سے روپیہ کھینچا جاتا ہے کس طرح سے چندہ فراہم ہوتا ہے۔ زبانی ہوں ہوں تو بہت کریں گے لکچر فلکچر ایسے سے ایک بڑھکر سنا کر مرد میدان ہو کر عملدرآمد کرنا ڈھول ہی نہوا۔ بمبئی اینجاب علیہ الرحمہ کی تو یہی صلاح ہے کہ واقعہ مذکورہ بالا سے سبق سیکھیں اس نئے طریقہ سے لباب تہذیب ٹپکتی ہے

مسٹر آزاد اکبر آبادی تحریر فرماتے ہیں کہ آپ افریقہ کی سیر کو جانا چاہتے ہیں مگر قبل ازاں یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کرایہ۔ آب و ہوا۔ باشندگان۔ طرز معاشرت۔ اور دیگر حالات متعلقہ سفر کے کیا ہیں۔ مگر حضرت سلامت۔ آپکو ہم بتلائیں تو سہی مگر آپ یہ تو تحریر فرماتے ہی نہیں کہ افریقہ کے کس حصہ میں رونق افروز ہونا چاہتے ہیں۔ آیا مصر میں جائینگے۔ یا سوڈان کے ریگستان کی گرد چھانئے گا۔ یا یوگنڈا یا سومالی۔ یا ابی سینیا جائینگا یا مراکو۔ ٹونس۔ گولڈ کوسٹ۔ سانحو فری سٹیٹ کی سیر کیجئے گا۔ یا کیپ کالونی۔ رہوڈیشیا۔ میٹا بالینڈ۔ مشرقی کو سیر کرینگا۔ یا ناٹال زنگبار یا ڈیلاگوا بے کا مزا لوٹینگا۔ آخر بتلاؤ تو سہی صاحب۔ آہا ہا۔ اب آیا ہمارے خیال شریف میں۔ بمبئی واہ کیا تاڑا ہے۔ لو بس

ملاؤ تو مر کے ہاتھ - بمبئی واہ مانتے ہیں تری عقلمند ہو - اہو ہو ہو - آپ ٹرانسوال کا تو ارادہ نہیں کرتے ہیں - شاید وہاں کسی سونے کی کان کا ٹھیکہ لوگے - ہونا کچھ کیسا تماشا ہے کہ جو خیال گذرا ہو وہ سب جل جائے کیونکہ ایک دو ماہ کے عرصہ میں ہارے ہوئے بہادر لارڈ جنرل رائٹ جو فسٹ گرگ کی سونے کی کان پر قبضہ کر چکے ہیں - لوگ ڈھائی بولتے ہیں مگر حضرت سلامت صاف صاف لکھو کہاں جاؤگے تا کر پوری پوری خبر اور حالات آپکو فہم شریف میں ڈالیں - لو پھر گڈ بائی -

الراقم
خیر الدولہ ازہوبلی بمباکن -

عالمگیر کی کمائی برباد ہو رہی ہے

جناب عالی مولانا پنچ بہادر صاحب! تسلیم - آپکا تو مزاج شریف - اچھا خالی ہیں جو کچھ تھا وہ بھی لے گئے حریف - اجی قبلہ پہرا حریف نہیں لیکے - نواب قحط نواز جنگ بربادی بربادی بالکل بربادی - واہ معلوم ہوتا ہے آج بغیر جاپانی پی پی یا سوڈا پیکا نہایت زور ہو یا وحشت کا گدا آپکے سر کی بربادی کر رہا ہے - واہ صاحب یہ لغت تو آپنے نیا ایجاد فرمایا - پھر کیا کریں - اب سوائے بربادی کے اور کچھ بہتر نہیں کیا کسیکی خانہ بربادی یا کسی کی دولت کی بربادی - یا کسیکی دم کی بربادی یا ڈھونچی بربادی یا کسی یتیم کی بربادی یا کسی نانجے کے طائفہ کی بربادی - مولانا پیچ آپ تو منطق و فلسفہ جھڑ اُگلتے ہیں - ریاضی خیالی غلا بازی کھاتے ہیں - ہر فن میں استاد ہو - زمانہ کو دانا ہو بلکہ تجھسے زیادہ ہو - افسوس ڈیڑھ ماشہ کا لفظ آپکی فہمیہ شریف کے عرصہ میں نہ پہنچا - اچھا صاحب ہم خود اس معمہ کو سمجھ کی گہرائی میں حل کرکے حاضر کرتے ہیں مگر یہ یاد رہے - اگر آپنے ہماری فریاد سُنی تو بہتر ورنہ یار بھی منہ چھپٹ ہیں اور ہمارا قلم شمشیر برہنہ ہے جسوقت میان کو باہر آئی اور جوش آیا تو اوسوقت آپ اگرچہ سمندر بھی سیاہی کی جگہ رکھدینگے تو بھی مابدولت کا لکھنا ختم نہ ہوگا - اچھا صاحب مہربانی فرماکر جلد صاف کہو - ہمکو تو تمنے اشتیاق کی دنیا میں بند کرکے نوشہ خانہ میں پہنچا دیا - ارے میاں کیا کہیں بربادی بربادی آپ سے میاں کچھ کہو ورنہ اپنی بربادی کے ٹٹو کو بڑھا کر میدان حماقت میں لیجاؤ - اور جلتی پھرتے نظر آؤ - لو صاحب اب کہو دیتا ہوں - جناب عالی افسوس صد افسوس بلکہ ستائیس ہزار افسوس - شہر اورنگ آباد عالمگیر نے کس محنت و مشقت کیساتھ آباد کیا - یہ شہر بوقت آباد کرنیکے ہر ایک شہر کے لوگ دستکار - کاریگر چیدہ چیدہ بلوائے مشروع باف - کمخواب باف خاص گجرات سے اور تمام پیشے والے موافق ہر ایک کی حیثیت کے روپیہ اور زمین دیکر آباد کئے گئے لیکن افسوس اسوقت اورنگ آباد ایسا برباد ہے کہ بیان کرنیسے دلکو رنج ہوتا ہے - عمارتیں تمام ٹوٹی پڑی ہیں - کس غضب ہے قبل ۲۰ برس کے اس شہر کا مال بلدہ حیدرآباد کے اُمرا اس قدر پسند کرتے تھے کہ اگر کسی غیر ملک کا بھی مال ہوا اور بیوپاری نے کہا کہ یہ مال اورنگ آباد کا ہے بس پھر کیا ہی ہو بیوپاریکی پانچون گھی میں اور سر کڑاہی میں لیکن اب اولڈ مین ترا ولڈ جگہ سلب ہو گئی - اب رہے نئے مین - اور اسپر طرہ یہ کہ جنٹلمین - اب سوائے ولایتی مال کے کچھ پسند ہی نہیں آتا - اگرچہ کوئی ملازم ہمدرد سے کوئی چیز ملکی لے بھی آیا تو مالک نے دریافت کیا کیا ولایتی ہے؟ ملازم نے کہا تقصیر یہ چیز ایسی عمدہ ہے کہ ولایتی کی اسکے آگے کیا اصل ہے - کہا تو بہ توبہ ہمارا پیسہ برباد کیا جاؤ واپس کر آؤ - ملازم نے ہرچند اوسکی عمدگی کی تصدیق کی لیکن وہاں سوائے نہیں کے ہاں کہاں - اور اسوقت تو جناب نواب قحط نواز جنگ بہادر نے ایسا اژدہا مارا ہے کہ مسلمانان اورنگ آباد اپنی جان سے تنگ ہیں - حیدرآباد اپنی صنعت اور حرفت کیطرف سے اسقدر لاپرواہ ہے کہ کسیکو ہمدردی کا خیال تو کیا بلکہ خواب بھی نظر نہیں آتا - جناب حکیم میر یعقوب علی صاحب ایک عرصہ سے مدرسہ نافع الغربا کی تجویز کر رہے ہیں لیکن مسلمان اسطرف بہت ہی کم متوجہ ہیں ایسے غریب شہر میں ایسے مدرسہ کا جاری کرنا نہایت ثواب کی بات ہے کہ جس میں بچون کو قرآن شریف اور دستکاری سکھائی جائے - اور غریب بچون کو شروع سے کچھ ماہوار بھی دیا جائے - ہم بھی پروردگار عالم سے دعا کرتے ہیں کہ حکیم صاحب جو خالصتہ لوجہ اللہ اس کام کو کر رہے ہیں انہیں اللہ تعالی کامیاب کرے میری رائے ناقص میں تو شہر کی بربادی کا سبب فقط گورنمنٹ کی بے پرواہی ہے - اگر تمام جاگیرداروں کو حکم دیدیا جائے کہ اورنگ آباد کا مشروع کمخواب گوٹہ کناری خریدو تو کوئی بڑی بات نہیں - اور حضور نظام کو لازم ہے کہ اپنی غریب رعایا پر رحم کھا کر تمام لوگوں کو مجبور کیا جائے بلکہ جیسا اخبار ملک ملت نے لکھا ہے کہ نقد منصب کی جگہ نصف یا چوتھائی نقدی کا کپڑا دیا جائے تو بہتر ہے -

کیوں مولانا صاحب بربادی کا عقدہ آپ پر کھل گیا؟ اب کچھ انعام دلوائیے - حضرت آپکو معلوم ہے کہ مابدولت تو انعام ایسا ویسا نہیں لینگے ہاں جس وقت اورنگ آباد کی دعا مستجاب ہوگی اوسوقت تمکو انعام کیواسطے اسپیشل ٹرین جو خاص الخاص انعامی لوگوں کے واسطے تیار کیگئی ہے آپکو اوس میں سوار کرکے حاتم عیار کے پاس روانہ کرینگے پھر انعام کی کیا کمی ہے - اچھا جناب بندہ رخصت کا طلبگار ہے -

(باقی آئندہ)

بقلم
راستگو از اورنگ آباد -

جناب ایڈیٹر صاحب مالک و مہتمم اخبار

پنچ بہادر دام عنایتکم تسلیم مزاج مبارک۔ پرچہ مورخہ
۱۹ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جو ایک مضمون درج تھا یعنی
ایک مدبر جلیل القدر انگلستان نے جو در بارہ اتناع
امداد قحط زدگان ہندوستان جو اپنی رائی ظاہر
کی ہے بلکہ صاف طور پر بیان کیا ہے کہ یہ رقم چندہ
اگر جنگ ٹرانسوال مین بکار آمد ہو تو مناسب ہے میری
نظر سے گذرا اوسوقت مجھو ہندوستانی رؤسا کی
وفاداری اور رعایا پروری اور رحمدلی کا خیال آیا
کہ ہندوستان کے رئیس بہ نسبت اور اقوام کے
کسقدر رحمدل اور رعایا پرور ہین۔ چنانچہ فی زمانا
مہاراجہ صاحب بہادر والی بیکانیر نے جو دریادلی کا
کام فرمایا ہے کسی بادشاہ سلف نے بھی ایسی ہمت
نکی ہوگی۔ کاش شہنشاہ وقت بھی مہاراجہ صاحب
بہادر کی علو ہمت کو بغور ملاحظہ فرماکر رعایاے
ہندوستان پر اسیطرح ترحم فرمائین تو کیا خوب ہو
اور یہ جو ہزارہا بندگان خدا صدمۂ قحط سے ہلاک ہو رہے
ہین ایک نہ ضایع ہو۔ اب سُنیئے مہاراجہ صاحب بہادر
کی فیاضی کا حال دیکھیے رعایا پروری اسکو کہتے ہین۔ ابتدا
مین جب غلغلۂ قحط کا ہوا سب تو اراکین دولت سے
مہاراجہ صاحب بہادر نے قحط کے بارے مین صلاح
لی۔ سب نے اپنی رائین ظاہر کین۔ مہاراجہ صاحب
بہادر نے کہا کہ جان کا تعلق مال ہے۔ جسقدر کہ خزائن
اور دفائن پیشین ہین انکو صرف مین لاؤ۔ اور رعایا
کی پرورش کرو۔ رعیت ضایع ہونے پائے۔ اول تو
ہمارے دست خرچ کا روپیہ جو کچھ کہ خزانے مین جمع
ہے وہ صرف کرو۔ اور بعد خزانے کا روپیہ۔ اوسکے
بعد کنز دوائک روپیہ کہ لا تعداد ہے وہ صرف مین لاؤ
بعد اسکے خزائن و دفائن سابقہ کو صرف مین لاؤ۔ بعض
بعض پست ہمتون نے بیان کیا کہ ان خزائن پر آپکے
بزرگون نے طلاق لکھی ہے کہ بغیر مہم سخت کے اونکو
نہ کھولا جاوے۔ بجواب اسکے فرمایا کہ اُن صاحبون کی طلاق
اون کے ساتھ گئی۔ میرے نزدیک تو ان صاحبون کی
طلاق درست تھی۔ کیونکہ اس مہم سے زیادہ سخت تر کونسی
مہم ہوگی کہ لاکھون بندگان خدا بے لقمے ہلاک ہوتے
جاتے ہین۔ آج ہی نہ صرف ہوگا تو کس روز کام آئیگا
یہ تو سب ہنسی کی باتین تھین مگر دست خرچ اور کنز دوائک
کا روپیہ اسقدر ہے کہ اوسکے بھی صرف ہونیکو ایک عمر
درکار ہے۔ خزائن کی نوبت تو پیچھے آئیگی۔ اب سُنیئے
صرف کا حال اُسی روز یہ حکم جاری ہوگیا کہ جس قیمت
غلہ دستیاب ہو خرید کیا جائے اور رعیت کو دس
سیر کے نرخ سے دیا جائے۔ چنانچہ آجتک وہی عملدرآمد
ہے۔ دو ٹرین ریل کی ایک صبح اور ایک شام کو بھر کر
غلہ کی آتی ہے اور اسٹیشن پر اُتروائی جاتی ہے اور
ہزارہا ارابہ باربرداری کا لگا ہوا ہے کہ وہ لالا کر بازارون
مین انبار بلکہ پہاڑ لگائے جاتے ہین۔ اور جسقدر
بوریان غلہ کی صرف مین آتی ہین اوسیقدر شام کو
لگا دیجاتی ہین۔ اور تمام ممالک محروسہ مین اُسی ایک
نرخ سے دیا جاتا ہے۔ سب پوچھو ریاست کی وسعت
کو دیکھیے اور خرچ کو ملاحظہ کیجیے کہ روزانہ من غلہ
آتا ہے اور صرف ہوتا جاتا ہے اور یہ سب نقصانات
ریاست گوارا کر رہی ہے اور رعیت کو پال رہی ہے
اس کے علاوہ دوسری فیاضی سُنیئے کہ شہر مین
جسقدر بوڑھے اپاہج اندھے لنگڑے بارہ برس
کے بچے تک اور عورات پردہ نشین اور بیوہ اور
لاوارث ہین سبکا دو دو روپیہ ماہوار مقرر ہوگیا
ہے۔ کوئی ایسا نہین جسکا وظیفہ سرکار سے نہو۔
تیسری فیاضی اور سُنیئے کہ چار جا بجا سیر تقسیم
ہوتے ہین۔ ہزارہا سیر مقرر ہین کہ وہ روزانہ چار تقسیم
چوتھی فیاضی اور سُنیئے غلہ عوض فروخت ہوتا ہو
حکم ہوگیا کہ پیسہ والون کو دیا جائے بعد جو نگا کھود یا جائے اور جو کوئی
غریب فقیر پیسہ روپیہ کا مانگے اور سوا ایک پیسہ بھر کر
دیدو۔ اوسکی قسمت سے جسقدر دونون ہاتھون مین آجائے
وہ اوسکا نصیب ہے۔ پانچوین فیاضی اور سُنیئے کہ مُہ جاری
کر رکھی ہے کہ کئی ہزار آدمی مزدوری پر لگا رکھا ہو
کہ وہ دو آنے روز پاتے ہین۔ اور عورات پردہ نشین
کے واسطے حکم ہے کہ وہ رات کو آکر کام کرین اور
قبل از صبح مزدوری لیکر اپنے گھر چلی جاتین اونکا
راز فاش نہونے پائے۔ اسکے علاوہ اور سُنیئے مسافر
کے واسطے حکم ہے کہ تین روز مدے برابر بیٹھا تو لوو۔
چھوتھے روز اُسے مزدوری پر بھیجو۔ اور اگر زمینداری
اختیار کرے تو جو دیہات کہ کم آباد ہین اور انکین
زمینین اُفتادہ ہین وہ لیوے آباد کرے اور آلات
کشاورزی درست کرا دو کہ وہ کھیتی باڑی کرے
جو شخص کہین جانا چاہے اوسکو تین روز کا صرف خوراک
دیکر رخصت کر دو۔ تمام علاقہ مین کرانچیان پھرتی
ہین کہ جو کنگال بھوکا کہین پڑا گرا ہو اُسے کرانچی
مین ڈالکر اوٹھا لائین اور جس علاقہ سے آئے جہید
تک اوسکا خرچ دیدو۔ یہ شہرہ رعایا پروری سُنکر
تمام مارواڑ میواڑ۔ بیکانیر کے کنگلے اُمنڈ آئے
ہزارہا کنگلے جے پور کے گرد پڑا ہوا ہے بہت سے محنت
مزدوری کرتے ہین بہت سے بھیک مانگتے ہین مگر
ایسے کمبخت ہین کہ جو کنگلہ مرتا ہے اوسکی پاس
سے اشرفیان برآمد ہوتی ہین کمبخت نہ کھاتے ہین
نہ پیتے ہین بھیک پر اوقات بسر کرتے ہین جب
جاڑے کی شدت ہوئی تو بہت سے کنگلے صدمۂ سرما سے
ہلاک ہونے لگے۔ جب اونکے واسطے باہر شہر کی بارکین
بنوا دین اور رات کو لکڑ سلگائے جاتے تھے کہ وہ
رات کو تاپین پہرہ کا پچیز ار کمبل تقسیم ہوئے مگر
اُن بدبختون نے اونکو بیچنا شروع کر دیا جب توف
ہوگئے۔ اسکے علاوہ اور دریادلی کا حال سُنیئے کہ
کل غربا کو حکم عام ہوگیا کہ تلی مین سے لکڑیان کاٹ
لاؤ اور بیچو اور کھاؤ۔ اور حاصل معاف ہے۔ تمام

شہر کی خلقت نے یہ پیشہ اختیار کر لیا کہ جابجا اور بلی
میں بہار و طیور لاتیں شہر میں لاکر بیچتیں۔ جو چار
آنے کو چارہ آتا تھا اب دو روپیہ کو اب آتا ہے۔ غرض
کہ ہر طرح سے رعیت پروری پر لگا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ
جنگلات نے لاکھوں کا انتظام کیا۔ در عرض کی لاکھوں
روپیہ صرف ہو کر درخت تیار ہوئے ہیں خلقت کاٹ
لے جاتی ہے اور سپر مہاراج صاحب نے جواب دیا کہ میرا
مال ہے تیرے باپ کا مال نہیں ہے پھر تجھے کیوں دریغ
آتا ہے آدمی سے بہتر درخت نہیں ہو سکتا۔ درخت
تین سال میں تیار ہو جاتا ہے۔ آدمی تین سو برس
میں بھی پیدا نہیں ہوتا۔ آخر روز محکمہ جنگلات کو
توڑ ڈالا گیا۔ ورای ازین آپ ہر روز غلہ کی سنبھال
بازاروں میں بذات خود فرماتے ہیں۔ ہاں در شہر
ریاست جودھپور میں سنا گیا کہ پانی نہیں رہا اس
وجہ سے رعیت برخاست ہو گئی۔ بیانے پیسے پانی کے
بھر بھر کر ریل میں کئی ہزار جودھپور کو بھجوا دیے گئے
غرض کہاں تک بیان کیا جائے اور آدمی کہاں تک
یاد رکھے۔ ایک بات ہو تو یاد رہے۔ مہاراجہ صاحب
بہادر کی رحمدلی اور رعایا پروری اور فیض رسانی
کا حال بیان سے باہر ہے۔ ایسا رئیس تو آج تک کوئی
ہوا ہی نہ ہوگا۔ ہاں یہ تو بیان کیا ہی نہیں کہ باوجود
ان اخراجات کثیر اور صرف لاتعداد کے جنگ ٹرانسوال
کی امداد کیواسطے ایک لاکھ روپیہ بطور چندہ کے سرکار
میں بھی داخل کیے گئے۔ اس سیر چشمی اور دریادلی
کا کچھ ٹھکانا ہے۔ کاش کے رؤسا دیگر بھی مہاراجہ صاحب
کی تقلید اختیار کریں تو ہندوستان کے بھاگ کھل جائیں
اور سرکار دولتمدار اسپر عملدرآمد فرمائے تو کیا پھر کہنا
ہے ہندوستان میں کوئی بھوکا ننگا رہے۔ رعیت
پروری اسکا نام ہے سچ رعیت نوازی و سپہ
لشکری بندہ کاریست بازیچہ و سرسری نیست
خدا مہاراجہ صاحب بہادر کو آباد رکھے اور
انکی عمر میں برکت دے اور فرزند نرینہ عطا فرمائے
ایک عالم انکا دعاگو اور ثنا خوان ہے۔

راقم
حق گو خیر خواہ خلائق۔

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال می آید

بلبل رازدار چمنستان مخبر بمبئی ... اسرار ...
ڈاکٹری مسٹر پنچھا و نصف زاغ نصف قمری ام حق سرشت
بعد ادائے آداب شیرین گفتار فصاحت و بجا آوری
تمکین کلام بلاغت گذارش ہے خاص الخاص اچھے
پر چھپ جائے اور انجناب کی ذیل قیامت خیز صور اسرافیل
میں سنئے بعدہ رحم کیجیے۔ یا بدولت بلکہ بالکل بدولت
لیجیے کہ بدولت بس عجیب آفت نا تو ہم آدمی ہیں جیسی
ٹھیلے جو جی میں آیا کر گذرتے ہیں۔ سنئے صاحب۔
آج ۲۴ مارچ کو انجناب جو شنیچر سوار ہوا تو ناک کے
سیدھے سر آنکھوں جا رہا ہے۔ وہاں سے آپ دوڑتے
جو لگے پھیلے کا زور لگایا تو ٹکٹ کٹا آگرہ آباد کو اڑ گئے
ہو گئے۔ اور قریب چار بجے شام کو اپنے قدوم میمنت لزوم
سے چوک شریف کو سرفراز فرما کر لگے گشت کرنے
ادھر جا ادھر جا یہ دیکھ وہ دیکھ۔ غرضکہ خوب گھومے
آخر ہمیں ہو کر سبزی منڈی کے قریب جسکے سامنے
مہوشان پریرویان کی بالاخانہ پر منڈی لگی ہوئی
ہے۔ بغرض نظارہ کھڑے ہو گئے۔ اور لگے آنکھیں
پھاڑ پھاڑ کے گھورنے۔ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ
نقلی قیامت قائم ہے اور منادی ندا کرتا ہے کہ
۵ مارچ کو شہر خالی کر دو۔ خالی کر دو۔ جناب من
یہ ندا سنکر بجلا یہاں بیٹھے حواس جسم انجناب کے فرفت
ہو گئے۔ السلام علیکم کہکر چلتے پھرتے نظر آئے۔
انجناب نے صاحب ظاہر سب دریافت کیا کہ کیوں؟
بستی کیوں ۵ مارچ کو چھوڑتے ہو۔ تب آپ نے بیان
کیا کہ لال بوجھکڑان بلکہ ابو البوجھکڑان شہر مراد آباد
کے پاس جناب مسٹر طاعون خان صاحب بہادر نے تار
دیا ہے کہ ہوشیار۔ انجناب آپکے شہر کا ملاحظہ کرینگے
لہذا باشندگان شہر کو حکم دو کہ مکانات خالی کر دیں
اور تم خود جاکر در و دیوار کو خوشبویات غلیظ سے معطر
کرو۔ کیونکہ انجناب کے مزاج مبارک کی بعض حالت میں منافی
زیادہ حصہ ہے یہ خبر سنکر شہر میں کچھ ہی سی کھلبلی آخر
خبر پختہ ہو کر ادھر ہی صبح کو دو چار شخصوں نے مہتمم
ضلع کے یہاں درخواست دی کہ ہم لوگ مسٹر متعلقہ
صاحب کے نزول اجلال سے سخت تنگ ہیں لہذا مسٹر
طاعون خان صاحب کا تار واپس کیا جاوے یا لکھ
جاوے کہ آپ جنوبی افریقہ میں تشریف کا ٹوکرہ لیجائے
وہاں نے ایرا غیرا نتھو خیرا سے رسد لیکر مہیا کیا ہے
ہم لوگ آپ کی رسد کا انتظام نہیں کر سکتے۔ مہتمم
نے حکم دیا کہ۔ او بابا۔ اب ہم مجبور ہے۔ صاحب
لال بوجھکڑ کے پاس آگیا اب وہ ضرور آویگا۔ ہم
کرتا ہے کہ آپ نے پہلے سے درخواست نہ دیا۔ ور
صاحب بہادر کا تار وہ آنے پاتا اب وہ تار لال بوجھکڑ
نے وصول کرکے جواب لکھ دیا ہے کہ آپ ضرور تشریف
لائیے یہاں موٹی سوٹی اسامی ہیں سامان رسد بہت
اچھی طرح ہو سکتا ہے۔ دیکھو بابو۔ اب کیسے وہ
بہادر واپس ہو سکتے ہیں کیا تم نے نہیں سنا کہ مثل
انکا پیش خیمہ آگیا۔ دو چار شخصوں نے آپکے
بد تہذیبی کی وہیں۔ حکم شد۔ کہ انکے مکانات بھی
بی آتش جان کو بھیجدو۔ اور انہوں نے پہونچتے ہی
خاک سیاہ کر دیا۔ لہذا آپ صاحبوں کو حکم دیا جاتا
ہے کہ اگر شہر میں آپ تشریف لاویں تو بجنسہ اد
نکریں۔ حکم سے مطلع ہوا و تعمیل کرو۔ خیر جناب
حکم حاکم مرگ مفاجات۔ عرضی واپس شد۔ اسکے
جناب فیضمآب نواب لفٹنٹ گورنر جنرل صاحب

کے یہاں بار بار لاکیگی ہے خدا کرے کہ جناب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر دام اقبالہ لال بوجھکڑ صاحبکو حکم دین کہ تار خان صاحبکا والیس کردو - اور گذشتہ کر آپ منسوے سیتھے ٹرانسوال کا ملاحظہ فرمائیے ہماری رعایا پر زیادہ ظلم اچھا نہین ہے کہ تجربہ ہم من از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن اجابت از در حق بہر استقبال می آید - تو آپ خیال فرمائیے ورنہ وبگیر ... خوابرٹ - ہان اخیر جناب اپنے مین جو آنکھ کھلی تو بقول شخصے ع خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا - نہ آگرہ آباد نہ سرا بھو - نہ یہ - نہ وہ - اپنی ناک اور اپنا کان لاحول پڑھکر سو رہا -

ق

بہت دیکھ لی ہمنے جانی تمہاری
قیامت ہوئی حکمرانی تمہاری

بقلم

وہی مدہی گڑ گھنتال - نرر - ازم - رزآرکم

حضرت طاعون دام فتنہ

حضرت طاعون دام غارتہ پہلے پٹنہ کے شہر پٹنہ کے گرد و نواح مین تو تشریف لائے تھے - مگر چھاؤنی دانا پور مین بھی آ دھمکے - اور لطف یہ ہے کہ ہمارے یہان کے پسران و عزیزان بھی ساتھ مین لیتے (ہیضہ خان پسر طاعون خان) و (چیچک نواسے بخار خان) وغیرہ وغیرہ - یہ سب حضرات علیحدہ علیحدہ محلون مین اپنی اپنی روزیان تلاش کرتے ہین (حضرت طاعون خان دام غارتہ) محلہ دالی مرہی و گولہ و گرمی ٹولہ و چک عطار - اللہ دلال کوٹھی وغیرہ وغیرہ (ہیضہ خان دام فتنہ و فسادہ) مبارکپور و جمشو ٹولہ وغیرہ (چیچک خان دام جہلہ و شیدہ) محلہ ناصر گنج چھاؤنی وغیرہ لیکن ان سب حضرات کی کرم و الطاف ہنوز نظامت ہی مین ہین - خدا نخواستہ اپنی غلطیون سے قضا کے لئے اگر کیمپ مین قدم رنجہ فرماتے تو اب تک انکے خاندان کا بھی پتہ نہ لگتا - فورا تد پین اور بندوقون کے ڈہلوان بجاتے - اور اگر ارادہ بھی کرتے ہین تو جلتے کہ ہر سوہین کیمپ کے ہر چوہر ستو پر مستعدی ہے - چھاؤنی کے اندر بغیر پاس کسیو جانے کی اجازت ہر رشوتی فتنہ بھی اور نقص گیا لیکن حضرت لال بگڑی والے صاحبان موقعہ سے اپنا کام نکال ہی لیتے ہین - حضرت طاعون نے ان جانورون کی اچھی پرورش کردی - ان بیچارون کی جانبر نوبت ہو - اگر کلیجہ سکھا سکھا کر روپیہ بھی ملے تو کیا - کہان وہ میاکیان اور اب موقعہ محل اگر محنت و مشقت کی کمائی کبھی جاتی تو بھی ہے - طاعون زدہ کی اگر ایک لاش مل گئی تو تمام روز بیچارون کو بھوکے پیاسے قبرستانون دریا در یا کے ترموہانی ہی پر گذر جاتے ہین - مرکیری روشن کی بوتل ہاتھ مین لئے بیٹھو رہتے ہین - جب لوگ جنازون سے فارغ ہوتے ہین تو یہ بیچارے ہاتھ لوگون کا دھلاتے ہین - اگر کسی بدقسمت کی مٹی نعش ہوئی تو ۲۴ گھنٹہ انتظام ہی مین گذر جاتے ہین اور اگر حاصل ہو گئے تو کہارون کے ذریعہ چند دونون کی نعش داخل گنگا جی کر دیگئی - ورنہ ڈومون کے بھاگ جاگے - اہل اسلامون مین اکثر لاوارثون کی موت ہوئی ہے اوسکو بھی بڑی عمدگی سے اوٹھایا گیا اپنے مذہب کے مطابق نماز جنازہ بھی خوب ہوتی رہی - اور کسی جنازہ مین اسو کم لوگ تھے - حضرت طاعون دام غارتہ معہ اپنے پسران و عزیزان کے دانا پور مین بڑی دہوم مچارہے ہین الصرف طاعون علیہ فطرت - ہم سے زیادہ نرسکار رونیکا کرتے ہین - خدائی پاک انکو یہان سے جلد دفعہ کرے - آمین ثم آمین - فقط

راقم ایس - ایچ - ایم - اے - چھاؤنی دانا پور

جنگی اعلان

یہ بات تو عام ہے کہ جنوبی افریقہ کی جنگ کے خبر سننے کے لئے ہر فرد بشر کے کان لگے ہوئے ہین اور اپنے اپنے خیال کے مطابق ہر ایک مقامات جنگ کا نقشہ بھی حساب کر لینا ہوگا - لیکن خیالی پلاؤ کیون پکاتے ہو - آؤ ہم تمہین وہ مشہور مقامات ہی نہ دکھا دین جہان کہ ہماری ہماری لڑائیان ہوئی ہین - برٹش فوج ظفر موج کے پست بندی کا دھوان دھار توپخانون کے مورچے - ڈچ بیر دھاوے - اور نکا مرتے گرتے بھاگنا - ندی پہاڑ اور ریل اور آبادی کا نقشہ محاصرہ کی کیفیت باہمی گشت وخون کی حالت آنکھون سے دیکھو ولایتی عکسی رنگین فوٹو عرض ۱۴ گرہ - طول ایک گز فی نقشہ قیمت ۱۲/ یکمشت ۵ نقشہ کے خریدار کو ایک آنہ فی نقشہ کمیشن دیا جائیگا - پیشگی منی آرڈر روانہ کیجئے یا ویلیو طلب کیجئے - علاوہ قیمت کے محصول و خرچ ذمہ خریدار -

(تفصیل حسب ذیل ہے)

جنگ ماڈر ریور پل ٹوٹ گیا - جنگ ندی جنگ ایلنڈس لگیٹ - نقشہ جنگ ثانی ماڈر ریور - محاصرہ میفکنگ - محاصرہ مشہور مقام لیڈی سمتھ جنگ بیلمونٹ نہ منگاؤ ورنہ ہاتھون ہاتھ جاتی ہین کاونٹے حالات سنو آنکھون سے لڑائی بھی تو دیکھو -

المشتہر منشی عبد المعروف - پتہ دفتر بہاری چھپا در ہفتہ

جاسوسونکی رپورٹین

رپورٹر ۱۱ مارچ کو شمین کوپ سے تار دیتا ہے کہ جنرل براڈووڈ کی ماتحتی مین ایک بڑی فوج اور سوار فوج بماتحتی کرنل پیچر تھابانچون کی حفاظت کرتے تھے کل شام کو ڈچون کی ایک بڑی فوج نے اوسپر حملہ کیا - تو برٹش فوج بلیومفونٹن کیطرف ہٹے - علی الصباح ڈچون نے برٹش فوج کے پچھلے حصہ پر گولہ باری کی - ہماری ۷ توپین دشمن کے ہاتھ آگئین تہین -

آج علی الصباح جنرل کالویل کی ڈویژن بلیومفونٹن سے روانہ ہوئی اور دوپہر کو واٹرورکس کیمپ مین پہونچین جہان سے اب دشمن پر گولہ باری ہو رہی ہے - مسٹر چیمبرلین نے وزرا آسٹریلیا کے تار البلاغ کی نسبت سوال کا جواب دیا کہ جیسا آسٹریلیا کا خیال ہے کہ ٹرنسوال کو ہرگز آزادی نہ دیجاے وہی خیال گریٹ برٹن اور تمام برٹش ممالک کا ہے -

کل سرآلفرڈ ملنر کیپ کو لوٹینگے -

جنرل رابرٹس کے فوجی گھوڑون مین سے تو اب جنگون سی جو کمی ہوئی ہے اوسکو پورا کرنیکے لئے ہنگری اور دوسرے مقامات سے فوراً گھوڑے روانہ کئے جاینگے

بارڈی برگ کی اطراف کے ممالک مین ڈچون کی ایک فوج نے مقام کیا ہے اور اوسکے گرد ماگشت کے لئے نکلتے ہین اور کسانونکو لوٹتے ہین -

لارڈ رابرٹس نے پریسڈنٹ کروگر کو ایک تعزیت کا تار بھیجا ہے جسمین جنرل جوبرٹ کی موت پر نہایت افسوس ظاہر کیا ہے اور اونکی ہمت اور شجاعت کی نہایت تعریف کی ہے -

بیان کیا جاتا ہے کہ پریسیڈنٹ کروگر نے جنرل جوبرٹ [illegible] کے وقت جو بیٹھکی اوسمین [illegible] بیان کیا کہ جنرل جوبرٹ کی جاے پر لوئی بوتھا افواج ٹرنسوال کے کمانڈر ہونگے -

رپورٹر بلیومفونٹن سے تار دیتا ہے کہ مقام کاری سج دشمن کے مورچے جن پہاڑیون پر واقع ہین وہ پہاڑیان بہت دشوارگذار ہین تین گھنٹہ تک ہماری طرف سے دشمن کے مورچہ پر گولہ باری ہوتی رہی - دشمن کی گولہ باری موثر تھی - پہلے تو ہمین اوپر چڑہنے مین بڑی دقت ہوئی مگر جب ہماری انفنٹری نے دشمن کے وسط مورچہ پر حملہ کیا اور کئی مقامات پر قبضہ کرلیا تو ہم آگے بڑہے اور سوار فوج نے دونون طرف سے حملہ کیا - ڈچ اپنے مقتولین و مجروحین کو اوٹھا کر رفتہ رفتہ پیچھے ہٹنے لگے - برانڈفورٹ سے (جہان تخمیناً ڈچون کے ۵ ہزار سپاہی ہین) ان ڈچون کی امداد کے لئے ایک فوج روانہ ہوچکی تھی مگر ہماری سوار فوج نے اونکو بیچ مین روک دیا -

اخبار ڈیلی میل بلیومفونٹن کے ۳۰ ماہ حال کے تار سے مظہر ہے کہ آج صبح کو جنرل کلیمنٹ کی ڈویژن جسمین ۹ ہزار جوان ہین بلیومفونٹن سے کچھ دوری اور شمال مین ۵ میل کے فاصلہ پر بطور مستقل مقام کیا

ڈیلی نیوز ایک تار سے مظہر ہے کہ مسٹر ہینز افواج ذی بیٹ کے کمانڈنٹ جنرل مقرر ہوئے -

رپورٹر ۳ مارچ کو مفکنگ سے تار دیتا ہے کہ ۲۰ روز تک متواتر گولہ باری کے بعد دشمنون نے دم لیا ہے

ہر مجسٹی کوین وکٹوریہ نے حکم دیا ہے کہ ایک آئرش رجمنٹ تیار کیجاے -

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ غازی عثمان پاشا سپہ سالار افواج قاہرہ سلطنت عثمانیہ نے انتقال فرمایا (انا للہ وانا الیہ راجعون)

آمدنیست ڈیلی نیوز لندن کے ۵ ماہ حال کے تار سے مظہر ہے کہ رپورٹ کیا جاتا ہے کہ کیولری اور انفنٹری کے لئے بلیومفونٹن مین ساعت بساعت سامان رسد پہونچ رہا ہے اور لارڈ رابرٹس کرونسٹاڈ کیطرف بڑہنے کی بڑی سرعت کے ساتھ تیاریان کررہے ہین کرنیل بیڈن پاول کیطرف سے کوئی خبر وصول نہین ہوئی - مگر وثوق دعوی کے ساتھ کہتے ہین کہ محافظین مفکنگ نے ایک شبخون اور جنرل پامر کے ایک حملہ کو روک دیا - کہا جاتا ہے کہ سنیچر کے روز جنرل پامر کی کیولری ساٹستلا باما کے حدود مین تھی - اگر یہ خبر صحیح ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ جنرل مذکور نے مفکنگ کے ساتھ سلسلہ خبررسانی قایم کر دیا ہے اور عنقریب اوسکی رہائی کا بھی روز آیا چاہتا ہے - رامتھلابا مفکنگ کا دوسرا اسٹیشن ہے اور ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے -

اخبار ڈیلی نیوز مظہر ہے کہ چین نیوچوانگ سے ایک رپورٹ آیا ہے کہ جسے ہم ابتدا درج کرتے ہین کہ روسی رات دن ریلوے کی تعمیر مین مصروف ہین اور حتی الامکان بہت جلد دریائی آمور تک ریلوے بنانا چاہتے ہین اور چیف انجنیر اسی غرض سے پیکن گیا ہے کہ شاہی چینی ریلوے خرید کرے اور یہ رپورٹ بھی ہے کہ آیندہ موسم بہار مین منگوئن (نیوچوانگ) روسی مقبوضات مین شامل کیا جائیگا اور تمام قلعون کی ازسرنو تعمیر ہوگی - جو جاپانیون نے برباد کر دئے تھے -

لندن ٹائمز بلیومفونٹن سے ۲ ماہ حال کو تار دیتا ہے کہ ماڈرریور کے اوس پار بلیومفونٹن کے مشرق مین ڈچ فوج جمع ہو رہی ہے - ہماری انفنٹری اون سے بارہ میل کے فاصلہ پر مقام تھابانچو پر مقیم ہے -

آٹھ مارچ کے جنگ کے نقصانات کی تازہ تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۲ ماضرون کا پتہ نہین ہے

رپورٹر دوم ماہ حال کو بلیومفونٹن سے تار دیتا ہے کہ چونکہ دشمنون نے سلسلہ آب رسانی منقطع کردیا اسوجہ سے بڑی تکلیف ہوئی ہے مگر شہر مین پانی کافی افراط ہے -

پونا میں سستی نرخ کی دکانیں کہولنے کے لئے چندہ کا بہاری جلسہ ہوا۔ ۴۰۰۰ روپیہ جمع ہو گیا

لکہنؤ میں کرنل فاولشم صاحب کا بنگلا آگ سے راکہہ ہو گیا۔ ماہ مارچ میں یہ تیسری واردات ہوئی بدمعاشوں کا کام ہے۔

علیگڈہ کے موضع گنگری میں ایک مہلک واردات طاعون کی ہوئی۔ ایک واردات ضلع رائے بریلی میں ہوئی۔

نارتہہ ویسٹرن ریلوے کا حصہ سہارنپور سے انبالہ تک اودہ روہیلکھنڈ ریلوے کو سپرد کیا جائیگا

حضور ویسرائے جنگلات لال کواں میں ہاتہی پر شکار کہیلتے ہیں آج کو بڑا شیر مارا۔ ۹ فٹ ۹ انچہ تہا۔ کوئٹہ میں حضور ویسرائے سے نیاز حاصل کرینگے خان قلات و جام لسبیلہ بہی تشریف لائینگے کوئٹہ میں علاوہ دربار کے فوجی قواعد دیکہینگے اور جنرل سر آرتہر ہارٹ کو تمغہ کی سی بی پہنائینگے۔

ڈیرہ اسمعیل خان بنوں و کوہاٹ میں حضور کی آمد پبلک ہوگی یعنی بڑی شاندار دہوم دہام کی ہوگی حضور ویسرائے ۲۴ کو خوشحال گڈہ بہی جائینگے ۲۶ اپریل ۵ بجے شام کو رونق افروز شملہ ہونگے۔

سر پاور پامر صاحب بہادر جدید کمانڈر انچیف افواج ہند ۱۰ اپریل کو شملہ میں پہونچینگے۔

قحط ہند کا چندہ ۴۰۹ لاکہہ تک پہونچ گیا ہے علاوہ ازین یافت سنگاپور سے ۱۵۰۰ کی ہے۔

قبول الاسلام ۔ جہانگیر شاہ بہرامجی نامی پارسی اور شیرین بائی نامی اوسکی بیوی نے منگل کی شب کو بڑودہ میں اسلام قبول کیا اسلامی نام جمال الدین اور اوسکی بیوی کا نام سکینہ بائی رکہا گیا

آرہ بہار کے ضلع و نہتو میں کان طلا کا پتہ لگا ایک ٹن پتہر میں سے ۱۴ اونس سونا پایا۔

جنرل ایجرٹن صاحب کمانڈر فوج سرحد کلکتہ میں جدید سرحدی کمان کا انتظام طے فرما رہے ہیں۔

پرتاب گڈہ راج کے موضع خیر کوہ میں نہایت سنگین واردات ڈکیتی ہوئی۔ ڈاکوؤں کی تعداد ۵۰۰ تہی ان میں ڈاکوؤں کے ساتہہ بہت سی عورتیں بہی تہیں۔ گاؤں پر چہاپہ مار کر پولیس کی چوکی پہونک دی۔ حاکم سنکتالی معہ برادر روپ لال جی ۲ درجن سپاہ لیکر موقع پر پہونچے اور للکارا۔ مقابلہ میں پندرہ بہیل قتل ہوئے مسروقہ مویشی چہین لئے۔ ۵ میل تک تعاقب کیا ڈاکو جنگل میں غائب ہو گئے کہتے ہیں یہ ڈاکو بانسواڑہ کے تہے۔ ان ڈاکوؤں کا سرغنہ ادبکار راول ساکن موضع سودل پور ہے۔ یہ سب قحط سالی کے کرشمہ ہیں۔

لکہنؤ میں پہر کونسل واضع آئین کا جلسہ کرکے حضور لاٹ صاحب اوسی روز نینی تال روانہ ہوئے منگل کو پہونچ گئے۔ کونسل واضع آئین ہند کے ۲۸ کے اجلاس میں نواب فیض علیخان نے کہا کہ حضور ممدوح کی میعاد عہدہ بڑہائی جاوے بنارس میں اہل ہنود بہاری جلسہ کرنیوالے ہیں کہ سر انٹانی میکڈانل کی میعاد عہدہ میں اضافہ ضرور ہو۔

دفتر ملٹری اکونٹس کی رشوت ستانی کے مقدمہ کا اپیل ۲ تاریخ کو مدراس ہائی کورٹ کے ۲ ججوں کے سامنے تہا۔

صوبہ بہار میں طاعون کا انتظام رعایا کو سخت بیچین اور حکام کو متردد کر رہا ہے موضع مورہ میں ایکبار پہر بلوہ ہوا شہر اعتبور میں انسپکٹر پولیس معہ ملازم سخت پٹے۔

بقول اخبار انگلشمین امیر صاحب کابل کے پاس ۵ ہزار فوج لیمٹفورڈ رائفلوں سے مسلح ہے علاوہ انکے مذکورہ امیر صاحب اپنی تمام فوج کو (جو ۲۰ ہزار ہے) اسی بندوق سے آراستہ کیا چاہتے ہیں۔

سرحد پر وزیریوں کو محاصرہ میں لیتے ہوئے ایک دستہ فوج نے ۴ وزیری گرفتار کئے اور ۱۵ بکریاں بہی قابو میں کیں۔

سرحدی چہاؤنی جندولہ سے ۵ میل پر ایک چند چوکی پر ۱۳ مارچ کو درہ جان کے پٹہان آپڑے چوکی پر خونادین کی لیویز کے ۴ سپاہی تہے بیخبر سوتے تہے۔ پٹہان چہاپہ مار کر ۳ بندوقیں لے گئے سرغنہ مسمی جان قلمرو کابل کو فرار ہو گیا چوروں کا پکڑنا مشکل ہوگا۔

بنگلور میں ایک سنگین مقدمہ جعلسازی اور طلائی ٹکا ثابت ہوا۔ ۲ آدمی اور ایک لڑکا مجرم تہے روپیہ یا سالی بناتے تہے ۲ آدمیوں کو جوڈیشل جج نے دریائے شور کی سزا دی اور لڑکے کو سات برس کی قید کی سزا دی گئی۔

طاعونی نگار

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل
یکم اپریل	۱۰۰	۹۹	۳۴۹
۲ ”	۱۱۵	۹۲	۳۳۱
۳ ”	۱۳۶	۱۰۹	۳۵۱
۴ ”	۱۳۹	۹۸	۳۳۵
۵ ”	۱۳۷	۹۴	۳۵۶
۶ ”	۱۴۳	۱۰۹	۳۸۶
۷ ”	۱۳۱	۹۶	۳۰۲

بمبئی میں آجکل علاوہ طاعون کے چیچک بہت کثرت سے

مطبع حمدی واقع بہنڈی بازار بمبئی میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چہپکر شائع ہوا